بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ	۷ احسان ۱۳۴۸ ہش ۷ جون ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۳۰

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۷ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

—• ربوہ ۔ تعلیم القرآن کلاس اس سال انشاء اللہ ۲ اگست تا ۲۴ اگست لگے گی ۔ جو طالبات کلاس میں شرکت کے لئے ربوہ آنا چاہیں وہ فوری طور پر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں لکھ کر کلاس میں شمولیت کے لئے طبع شدہ فارم منگوالیں اور انہیں پُر کرکے واپس دفتر میں بھجوادیں ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

—• مکرم علیم الدین صاحب جو کہ خدام الاحمدیہ سرگودہا کے سرگرم کارکن ہیں کئی ماہ سے آنتوں میں پیپ پڑ جانے کی وجہ سے بہت بیمار رہیں ۔ لاہور اور کراچی میں زیر علاج رہنے کے بعد اب واپس سرگودہا آگئے ہیں ۔ ابھی تک تکلیف میں کوئی کمی نہیں ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین ۔

—• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی ۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

بس سٹاپ ربوہ کی تبدیلی

تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بس سٹاپ ربوہ پہلی جگہ سے تبدیل ہو کر ہسپتال روڈ پر دفتر شکایات بجلی کے پاس آچکا ہے ۔ احباب اس جگہ سے سفر اختیار کریں

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو

اور قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا ۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا ۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالےٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہوجاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہوجاوے ۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے ۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہوجاؤ ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو ۔ عزیزو خدا تعالےٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو ۔ نماز پڑھو ۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضا کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا تم پر رحم کیا جائے ۔"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۸۲۸ تا ۸۳۰)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی کی میعاد

—— ۳۰ جون ۱۹۶۹ء کو ختم ہو رہی ہے ——

لازمین حضرات اپنے وعدہ کی رقم یکم جولائی ۱۹۶۹ء کو ادا کردیں

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تاکید فرمائی ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت تحریک میں وعدہ کرنے والے دوست اپنے وعدے کی سو فیصدی ادائیگی ۳۰ جون ۱۹۶۹ء تک کردیں ۔

(۲) لازمین حضرات کو حضور نے یکم جولائی کو ادائیگی کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے ۔

دوست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل فرما کر اجر نیک کے مستحق ہوں واللہ الموفق

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی سے ربوہ سے شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ر احسان ۱۳۴۸ ہش

احصان

ترک شر میں سے "احصان" بنیادی چیز ہے۔ اس میں تمام وہ باتیں آجاتی ہیں جو انسان کے جنسی جذبات سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں بڑی تفصیل کے ساتھ عفت وعصمت کے تحفظ پر زور دیا ہے جیسا کہ قرآن کریم کا اصول ہے اسلام کسی برائی کا صرف ذکر کرنے تحکم سے گناہ سے روکنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اس کے تمام مبادیات اور بدنتائج کو بیان فرماتا ہے۔ اور اس عظیم گناہ سے بچنے کے ذرائع بھی بیان فرماتے ہیں۔ جن سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم محض Dogmatic دین نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہماری عقلوں اور سنجیدگی کو اپیل کرتا ہے۔ اور بدی کے نقصانات اور اس سے بچنے کے فوائد ایسی بلیغ اور فصیح زبان میں بیان کرتا ہے جس کو ماقل ودل کہہ سکتے ہیں۔ خود قرآن کریم کے طرزِ بیان اور اصلاح کی یہ روش ثابت کرتی ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ چنانچہ گناہ کے بارہ سے باریک جزو کو بھی بیان کر دیا ہے۔ اور اس سے بچنے کی تلقین فرمائی کیونکہ کسی گناہ کو حقیر سمجھ کر اختیار کر لینا بڑے بڑے گناہوں کی بنیاد رکھنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے لکھا کہ ابتدا میں چشمہ کو ایک سلائی سے روکا جا سکتا ہے لیکن جب وہ بڑھ جاتا ہے تو ہاتھی اس میں غرق ہو جاتے ہیں۔ الغرض قرآن کریم نے احصان کی حفاظت کے لئے جو کچھ کہا ہے اس کی تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنیئے آپ فرماتے ہیں:-

"اس جگہ یاد رہے کہ یہ خلق جس کا نام احصان یا عفت ہے یعنی پاکدامنی یہ اسی حالت میں خلق کہلائے گا جبکہ ایک شخص جو بدنظری یا بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی قدرت نے وہ قوے اس کو دے رکھے ہیں جن کے ذریعہ سے اس جرم کا ارتکاب ہو سکتا ہے اس فعل قبیح سے اپنے تئیں بچائے اور اگر باعث بچہ ہونے یا نامرد ہونے یا خوجہ ہونے یا پیرفرتوت ہونے کے یہ قوت اس میں موجود نہ ہو تو اس صورت میں ہم اس کو اس خلق سے جس کا نام احصان یا عفت ہے موصوف نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عفت اور احصان کی اس میں ایک طبعی حالت ہے۔ مگر ہم بار بار لکھ چکے ہیں۔ کہ طبعی حالتیں خلق کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتیں بلکہ اس وقت خلق کی مد میں داخل کی جائینگی جبکہ عقل کے زیر سایہ ہو کر اپنے محل پر صادر ہوں یا صادر ہونے کی قابلیت پیدا کر لیں۔ لہٰذا جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کہ بچے اور نامرد اور ایسے لوگ جو کسی تدبیر سے اپنے تئیں نامرد کر لیں۔ اس خلق کا مصداق نہیں ہو سکتے۔ گو بظاہر عفت اور احصان کے رنگ میں اپنی زندگی بسر کریں بلکہ تمام صورتوں میں ان کی عفت اور احصان کا نام طبعی حالت ہوگا نہ اور کچھ۔ اور چونکہ یہ ناپاک حرکت اور اس کے مقدمات جیسے مرد سے صادر ہو سکتے ہیں۔ ویسے ہی عورت سے بھی صادر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا خدا کی پاک کتاب میں دونوں مرد اور عورت کے لئے یہ تعلیم فرمائی گئی ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ○ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا۔

یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں۔ اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں۔ یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں۔ اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں۔ یعنی ان کی پُرشہوات آوازیں نہ سنیں۔ اور اپنی ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں۔ اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آ جائے۔ یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو۔ جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بری ہے۔ یعنی منزلِ مقصود سے روکتی ہے۔ اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جسکو نکاح میسر نہ آوے۔ چاہیئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے۔ مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔ اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دستبردار رہیں۔ یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے۔ اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکیں۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے۔ تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا۔ اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالےٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے۔ اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا ثواب تو جذبۂ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے۔ مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے؟"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۲ تا ص۵۵)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے۔

مومنین کے روحانی مراتب اور ان کی صفات

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے (واقفِ زندگی) ربوہ)

(۳)

چوتھا مرتبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"روحانی وجود کا چوتھا درجہ وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ذکر فرمایا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ۔

یعنی تیسرے درجہ سے بڑھ کر مومن وہ ہیں جو اپنے تئیں نفسانی جذبات اور شہواتِ ممنوعہ سے بچاتے ہیں۔ یہ درجہ تیسرے درجہ سے اسلئے بڑھ کر ہے کہ تیسرے درجہ کا مومن تو صرف مال کو جو اس کے نفس کو نہایت پیارا اور عزیز ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے لیکن چوتھے درجہ کا مومن وہ چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں نثار کرتا ہے جو مال سے بھی زیادہ پیاری اور محبوب ہے یعنی شہواتِ نفسانیہ۔ کیونکہ انسان کو اپنی شہواتِ نفسانیہ سے اس قدر محبت ہے کہ وہ اپنی شہوات کے پورا کرنے کے لئے اپنے مالِ عزیز کو پانی کی طرح خرچ کرتا ہے اور ہزار ہا روپیہ شہوات کے پورا کرنے کے لئے برباد کر دیتا ہے اور شہوات کے حصول کے لئے مال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ایسے بخیل طبع اور بخیل لوگ جو ایک محتاج اور بھوکے ننگے کو بباعث سخت بخل کے ایک پیسہ بھی دے نہیں سکتے شہواتِ نفسانیہ کے جوش میں بازاری عورتوں کو ہزار ہا روپیہ دے کر اپنا گھر ویران کر لیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ سیلابِ شہوت ایسا تند اور تیز ہے کہ بخل جیسی نجاست کو بھی بہالے جاتا ہے اس لئے یہ بدیہی امر ہے کہ بہ نسبت اس قوتِ ایمانی کے جس کے ذریعہ بخل دور ہوتا ہے اور انسان اپنا عزیز مال خدا کے لئے دیتا ہے۔ یہ قوتِ ایمانی جس کے ذریعہ سے انسان شہواتِ نفسانیہ کے طوفان سے بچتا ہے نہایت زبردست اور زور آور اور شیطان کے مقابلہ کرنے میں نہایت سخت اور نہایت دیرپا ہے کیونکہ اس کا کام یہ ہے کہ نفسِ امّارہ جیسے پرانے اژدہا کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالتی ہے ... پس شہواتِ نفسانیہ کا طوفان ایک ایسا ہولناک اور پُر آشوب طوفان ہے کہ بجز خاص رحم حضرتِ احدیّت کے فرو نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کو کہنا پڑا وَمَا اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ۔ یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا نفس نہایت درجہ بدی کا حکم دینے والا ہے اور اس کے حملے سے مخلصی غیر ممکن ہے مگر یہ کہ خود خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ اس آیت میں جیسا کہ فقرہ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ نے طوفانِ نوح کے ذکر کے وقت بھی اسی کے مشابہ لفظ ہیں کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ۔ پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ یہ طوفانِ شہواتِ نفسانیہ اپنی عظمت اور ہیبت میں نوح کے طوفان سے مشابہ ہے۔ اور روحانی وجود کے چوتھے درجہ کے بالمقابل جسمانی وجود کا چوتھا درجہ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا ہے یعنی پھر ہم نے مضغہ سے ہڈیاں بنائیں اور ظاہر ہے کہ ہڈیاں زیادہ صلابت اور سختی رکھتی ہیں۔ یہ زیادہ دیرپا اور ہزاروں برس تک اس کا نشان رہ سکتا ہے"

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۷)

مومن جب خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے تو غلط قسم کے تعلقاتِ نفسانیہ کو بھی ترک کر دیتا ہے اور وہ تعلیم جو قرآن نے دی ہے اس پر عمل کرتا ہے۔ اپنے کانوں کو غیر محرم کی آواز سننے سے بچاتا ہے اور آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے۔

پردہ کا حکم معاشرہ میں پاکبازی پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے اور پردہ کے ساتھ ہی غضِ بصر کا اصل حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے برابر ہے۔ اپنے اپنے دائرۂ عمل میں دونوں کو پردے کا حکم نہیں بلکہ عورت کو جبکہ وہ مردوں کے دائرۂ عمل میں اپنی ضروریات کے لئے آئے تو پردہ کرنے اور ہر دو کو غضِ بصر سے کام لینے کا حکم ہے اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے ہر دو کو بچنے کا سبق سکھلا دیا ہے اور فرما دیا کہ دونوں کے لئے ان احکامات پر عمل کر کے فلاح پانے کا دروازہ کھلا ہے۔

پانچواں مرتبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پانچواں درجہ وجودِ روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ذکر فرمایا وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ..... یعنی وہ خدا اور اس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا کے عہدوں سے مراد وہ ایمانی عہد ہیں جو بیعت اور ایمان لانے کے وقت مومن سے لئے جاتے ہیں۔ پس مومن اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہوں خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان و مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اور ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں ان سب میں حتی المقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازعہ واقع ہو تو تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھاویں .... تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہر طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ پیر اور دوسرے اعضاء ہیں۔ اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک ہو سکے ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اس کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

اس کے بالمقابل جسمانی وجود میں [illegible]
[illegible] العظام لحمًا ہے یعنی

ہڈیوں پر گوشت مڑھ دیا اور جسمانی بناوٹ میں کسی قدر خوبصورتی رکھ دی یہ عجیب مطابقت ہے۔ ایک طرف لباس تقویٰ قرار دیا اور ایک طرف کَسَوْنَا کا لفظ رکھ دیا جو کُسْوَۃ سے نکلا ہے۔ کسوت جو ہڈیوں پر چڑھائی جاتی ہے ہڈیوں کے لئے ایک خوبصورتی کا پیرایہ بخشتی ہے..... جیسا کہ انسان کی روح پرسے اگر تقویٰ کا لباس اتار دیا جائے تو روحانی بدشکل اس کی ظاہر ہو جاتی ہے اسیطرح اگر ہڈیوں پرسے گوشت و پوست اتار دیا جائے تو انسان کی جسمانی شکل نہایت مکروہ نکل آتی ہے.... پس اس درجہ پنجم میں خواہ درجہ پنجم وجود جسمانی کا ہے خواہ وجود روحانی کا ہے کامل خوبصورتی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ ابھی روح کا ابھی فیضان نہیں ہوا.... پس اس درجہ میں تقویٰ کے ساتھ تکلف اور بناوٹ کی ایک ملونی رہتی ہے کیونکہ اس میں وہ روح نہیں ہوتی جو حسنِ روحانی کی آب و تاب دکھلا سکے.... گو ایک ناقص مرتبہ حسن تقویٰ کا حاصل کر لیتا ہے مگر کمال اس حسن کا وجود روحانی کے درجہ ششم پر ہی ظاہر ہوتا ہے جبکہ خدا تعالے کی اپنی محبت ذاتیہ روحانی وجود کے لئے ایک روح کی طرح ہو کر انسان کے دل پر نازل ہوتی اور تمام نقصانوں کا تدارک کرتی ہے اور انسان بھی اپنی قوتوں کے ساتھ کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رُوح خدا تعالے کی طرف سے نازل نہ ہو جیسا کہ حافظ شیرازی نے فرمایا ہے ؎

ما بداں منزلِ عالی نتوانیم رسید
ہاں مگر لطف تو چوں پیش نہد گامے چند"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۷ تا ۲۱۲)

چھٹا روحانی مرتبہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"چھٹا درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالے نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ یعنی چھٹے درجہ کے مومن جو پانچویں سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو اپنی نمازوں پر آپ محافظ و نگہبان ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کی تذکیر اور یاددہانی کے محتاج نہیں رہے بلکہ کچھ ایسا تعلق ان کو خدا سے پیدا ہو گیا ہے۔ اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدارِ آرام اور مدارِ زندگی ان کے لئے ہو گئی ہے کہ وہ ہر وقت اس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم ان کا یادِ الٰہی میں گزرتا ہے اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی خدا کے ذکر سے الگ ہوں۔ وہ درحقیقت نماز اور یادِ الٰہی کو اپنی ایک ضروری غذا سمجھتے ہیں جس پر ان کی زندگی کا مدار ہے۔ اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب خدا تعالے ان سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبتِ ذاتیہ کا ایک افروختہ شعلہ جس کو روحانی وجود کے لئے ایک روح کہنا چاہیئے ان کے دل پر نازل ہوتا ہے اور ان کو حیاتِ ثانی بخشتا ہے اور وہ روح ان کے تمام وجودِ روحانی کو روشنی اور زندگی بخشتی ہے تب وہ نہ کسی تکلّف اور بناوٹ سے خدا کی یاد میں لگے رہتے ہیں بلکہ وہ خدا جس نے جسمانی طور پر انسان کی زندگی روٹی اور پانی پر موقوف رکھی ہے وہ ان کی روحانی زندگی کو جس سے وہ پیار کرتے ہیں اپنی یاد سے وابستہ کر دیتا ہے۔ یہ اس روح کا اثر ہوتا ہے جو ایک شعلہ کی طرح ان میں ڈالی جاتی ہے جس سے عشقِ الٰہی کی کامل مستی ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ یادِ الٰہی سے ایک دم الگ ہونا نہیں چاہتے۔ وہ اس کے لئے دُکھ اُٹھاتے اور مصائب دیکھتے ہیں۔ مگر اس سے ایک لحظہ بھی جدا ہونا نہیں چاہتے..... غرض محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت ان کی غذا ہو جاتی ہے جسکے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتے۔ جس طرح روٹی سے جسم میں تازگی اور آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کی قوتوں میں توانائی آجاتی ہے اسیطرح اس مرتبہ پر یادِ الٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے مومن کی روحانی قوتوں کو ترقی دیتا ہے۔ یعنی آنکھ میں قوت کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے اور کان خدا تعالے کے کلام کو سنتے ہیں اور زبان پر وہ کلام نہایت لذیذ اور اجلیٰ اور اصفیٰ طور پر جاری ہو جاتا ہے اور رؤیائے صادقہ بکثرت ہوتے ہیں.... [illegible] خوابوں سے بہت سا حصہ ان کو ملتا ہے..... یہ نئی پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب پہلے روحانی قالب تمام تیار ہو چکتا ہے۔ اور پھر وہ روح جو محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کا ایک شعلہ ہے ایسے مومن کے دل پر آپڑتا ہے اور یکدفعہ طاقت بالا نشیمن بشریت سے بلند تر اسکو لے جاتی ہے۔ یہ مرتبہ وہ ہے جسکو روحانی طور پر خلق آخر کہتے ہیں۔ اس مرتبہ پر خدا تعالے اپنی ذاتی محبت کا ایک افروختہ شعلہ جس کو دوسرے لفظوں میں روح کہتے ہیں مومن کے دل پر نازل کرتا ہے اور اس سے تمام تاریکیوں اور آلائشوں اور کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے اور اس روح کے پھونکنے کے ساتھ ہی وہ حسن جو ادنیٰ مرتبہ پر تھا کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ اور ایک روحانی آب و تاب پیدا ہو جاتی ہے اور گندی زندگی کی کمودگی بکلّی دور ہو جاتی ہے..... اس روح کے ملنے سے ایک عجیب سکینت اور اطمینان مومن کو حاصل ہو جاتی ہے اور محبتِ ذاتیہ ایک فوارہ کی طرح جوش مارتی اور عبودیت کے پودا کی آبپاشی کرتی ہے۔ اور وہ آگ جو پہلے ایک معمولی گرمی کی حد تک تھی اس درجہ پر تمام و کمال افروختہ ہو جاتی ہے اور انسانی وجود کے تمام خس و خاشاک کو جلا کر الوہیت کا قبضہ اس پر کر دیتی ہے۔ اور وہ آگ تمام اعضاء پر احاطہ کر لیتی ہے تب اس لوہے کی مانند جو نہایت درجہ آگ میں تپایا جائے یہانتک کہ سُرخ ہو جائے اور آگ کے رنگ پر ہو جائے اس مومن سے الوہیت کے آثار اور افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ لوہا بھی اس درجہ پر آگ کے آثار اور افعال ظاہر کرتا ہے۔ گویا خدا اس مرتبہ کے مومن کے اندر داخل ہوتا اور اسکے رگ و ریشہ میں سرایت کرتا ہے اور اسکے دل کو اپنا تخت گاہ بنا لیتا ہے تب وہ اپنی روح سے نہیں بلکہ خدا کی رُوح سے دیکھتا اور خدا کی روح سے سنتا اور خدا کی روح سے بولتا اور خدا کی روح سے چلتا اور خدا کی روح سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ اس مرتبہ نیستی اور استہلاک کے مقام میں ہوتا ہے اور خدا کی روح اس پر اپنی محبتِ ذاتیہ کے ساتھ تجلّی فرما کر حیاتِ ثانی اسکو بخشتی ہے پس اس وقت روحانی طور پر اس پر یہ آیت صادق آتی ہے ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ..... انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں ایک حسن معاملہ اور دوسرا حسن بُشرہ اور یہ دونوں حسن اگرچہ روحانی اور جسمانی پیدائش درجہ ہفتم میں نمودار ہو جاتے ہیں لیکن آب و تاب ان کی فیضانِ روح کے بعد ظاہر ہوتی ہے... وہ روحانی حسن جسکو حسنِ معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اسکی طرف کھنچا جاتا ہے... ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی کیونکہ وہ حسن تجلّی گاہ حق ہے۔ وہی حسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ۔ نوح میں وہی حسن تھا... موسیٰ بھی وہی حسن روحانی لے کر آیا.. پھر سب کے بعد سید الانبیاء خیر الوریٰ مولانا و سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حسن لیکر آئے جسکی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى... صادق المحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالےٰ سے رکھتا ہے وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اسکی برداشت نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ اپنی کتاب مبین جو قرآن مجید ہے فرماتا ہے کہ مومنوں کا نور ان کے چہروں پر دوڑتا ہے اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۱۲ تا ۲۲۲)

یہ وہ چھ مراتب روحانیہ ہیں جن کے طے کرنے سے ایک طرف تو سچے مذہب کی یہ غرض کہ وہ خالق کا رشتہ خلق سے جوڑ دے پوری ہوتی ہے اور دوسری طرف وجہ تخلیق کائنات اور انسان کی پیدائش کا مقصد پورا ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ ہم نے جن و انس کو کامل عبودیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر جب انسان اس میدان میں آگے سے آگے بڑھتا جاتا ہے تو وہ خدا نما انسان بن جاتا ہے۔ اور جیسا کہ حدیثِ قدسی میں آیا ہے

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا
فَاَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ
بَيْنَ النَّاسِ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔

کہ میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ لوگوں میں پہچانا جاؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا پس ایسے مومنوں کی پہچان خدا کی پہچان ہے۔ اور خدا کی رحمانیت اور رحیمیت کا پتہ چلتا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی قرب کی راہیں سمجھائے اور اُن پر چلائے۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

مختلف مقامات پر

احمدی جماعتوں کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کے جلسے

چونڈہ ضلع سیالکوٹ

بتقریب یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ چونڈہ کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۹/۵/۶۹ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء زیر صدارت ماسٹر چوہدری رشید احمد صاحب موشیا پوری زعیم مجلس انصار اللہ چونڈہ منعقد ہوا۔ ماسٹر عبدالرزاق صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے تلاوت قرآن پاک کی۔ مکرم رانا عبدالکریم خاں صاحب شاہد کا ٹھگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خلوص قلب کے ساتھ سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب بٹ امیر حلقہ چونڈہ نے "سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ معلم اصلاح وارشاد حلقہ چونڈہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن مجید کے کمالات اور بنی نوع انسان پر احسانات پر تقریریں کیں۔ آخر میں رانا عبدالکریم خاں صاحب شاہد کاٹھگڑھی فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سیرت نبویؐ کے متعلق تقریر فرماتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شعبہ زندگی میں ہمارے لئے راہنمائی فرمائی ہے۔ جلسہ کے دوران میں مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب مکرم مرزا محمد یوسف صاحب۔ مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور عزیزم ملک عرفان احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن پر مشتمل نظمیں سنائیں۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے دعا کرائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں مستورات نے بھی شمولیت کی تھی۔

(امیر حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

کوئٹہ

خدا کے فضل سے اس سال بھی جماعت احمدیہ کوئٹہ نے یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء کو نہایت شوق اور عقیدت سے منایا۔ اس دفعہ بجائے ایک اجلاس کے دو اجلاس منعقد کئے گئے۔ دونوں اجلاسوں میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور رات کے اجلاس میں جلسہ گاہ خوب روشن کی گئی تھی۔ مسجد میں رنگا رنگ کی جھنڈیاں لگائی گئی تھیں حاضرین نے دونوں اجلاسوں میں نہایت دلجمعی اور دلی احترام سے تمام کارروائی کو سنا۔

پہلا اجلاس مسجد احمدیہ کوئٹہ کے احاطہ میں صبح ۹:۳۰ بجے شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی محمد دین صاحب فاضل مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ نے ادا فرمائے۔ ماسٹر عبدالکریم صاحب نے تلاوت کی۔ صوبیدار نواب الدین صاحب نے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال نے صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے توریت وزبور و اناجیل سے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے متعلق پیشگوئیوں کو بیان کر کے اور قرآن مجید میں بیان کردہ مختلف دلائل سے نبیوں کے سردار سید ولد آدم خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کی۔ اس کے بعد خان عیسیٰ خان صاحب نے آنحضرت سے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا عشق کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مختلف تحریرات عربی و فارسی واردو اشعار و اقتباسات کو پیش کر کے واضح فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو آنحضور کی ذات والا بابرکات سے کس قدر عشق تھا۔ اس کے بعد عبدالوحید خاں صاحب نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے سنائی۔ آخر میں مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ دعا کے بعد ۱۲ بجے یہ اجلاس برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس مسجد احمدیہ کوئٹہ کے احاطہ میں ہی زیر صدارت محترم ملک کرم الٰہی خانصاحب ایم اے ایل ایل بی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ شام ۸:۳۰ بجے شروع ہوا۔ تلاوت عبدالوحید خاں صاحب نے کی۔ صوبیدار نواب دین صاحب نے نظم سنائی۔ اس کے بعد میاں عبدالقیوم صاحب ایم اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ توحید حقیقی کا قیام کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم شیخ محمد اقبال صاحب نے آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف تحریرات سے آنحضور کے نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق فاضلہ اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر اقتباسات سنائے پھر عبدالوحید صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ اسکے بعد مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے آنحضور کے معجزات کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد بشارت احمد صاحب نے "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" والی نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ڈویژن نے تقریر فرمائی جس کا موضوع حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا آنحضرت خاتم النبیین سید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق تھا۔ آپ نے نہایت جامعیت کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے منظوم کلام سے عربی فارسی اور اردو اشعار و کلمات کو بیان کر کے واضح کیا کہ جو شان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کی گئی ہے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

آخر میں صاحب صدر نے مختصر خطاب کے ذریعہ حاضرین سے اپیل کی کہ وہ آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ دعا کے بعد یہ مبارک جلسہ رات کے گیارہ بجے برخواست ہوا۔

درخواست دعا

محترم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب کارکن دفتر الفضل سر میں چوٹ آجانے کی وجہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں زخم پر ٹانکے لگے ہوئے ہیں تکلیف اور بے چینی کافی ہے۔ احباب ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ضرورت ترکھان و لیبر

ایک فیکٹری کیلئے ہوشیار، تجربہ کار اور محنتی ترکھان اور لیبر کی ضرورت ہے درخواست دہندہ کا احمدی اور صحت مند ہونا ضروری ہے تنخواہ لیبر ستر روپے سے نوّے ۹۰/- تک خواہشمند احباب امیر جماعت کی سفارش سے درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔

معرفت منیجر الفضل

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال/سیکرٹری صاحبان وصایا اسباق کو نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۸۷

میں حفیظہ نسرین زوجہ حفیظ احمد قوم اراکیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وہاڑی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۲۵ تولے مالیتی ۳۹۵۰/- میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حفیظہ نسرین۔
گواہ شد:- ڈاکٹر صدر الدین پریذیڈنٹ وہاڑی۔ گواہ شد:- ظہور احمد ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۱۹۵۸۸

میں شیخ علم الدین ولد محمد الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ریڈیو مکینک عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۵۰/- روپے ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: علم الدین بقلم خود ۲۵/۱۱/۶۸
گواہ شد:- حافظ مسعود احمد وڈویژنل سرونس سرگودھا۔
گواہ شد:- عبد الغفار خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۵۸۹

میں ارشد احمد ولد شیخ منیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۲۹ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت ۱۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: ارشد احمد
گواہ شد:- ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرماوے۔
خاکسار منشی محمد اسمٰعیل چنیوٹ

۲۔ میرا لڑکا عزیزم محمد سعید کافی عرصہ سے دماغی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے جسکی وجہ سے میں خود بھی بڑا پریشان ہوں احباب دعا فرماویں خدا تعالےٰ عزیزم کو کامل صحت دے اور میری پریشانی دور فرمادے۔ آمین
(مستری محمد یعقوب چنیوٹ)

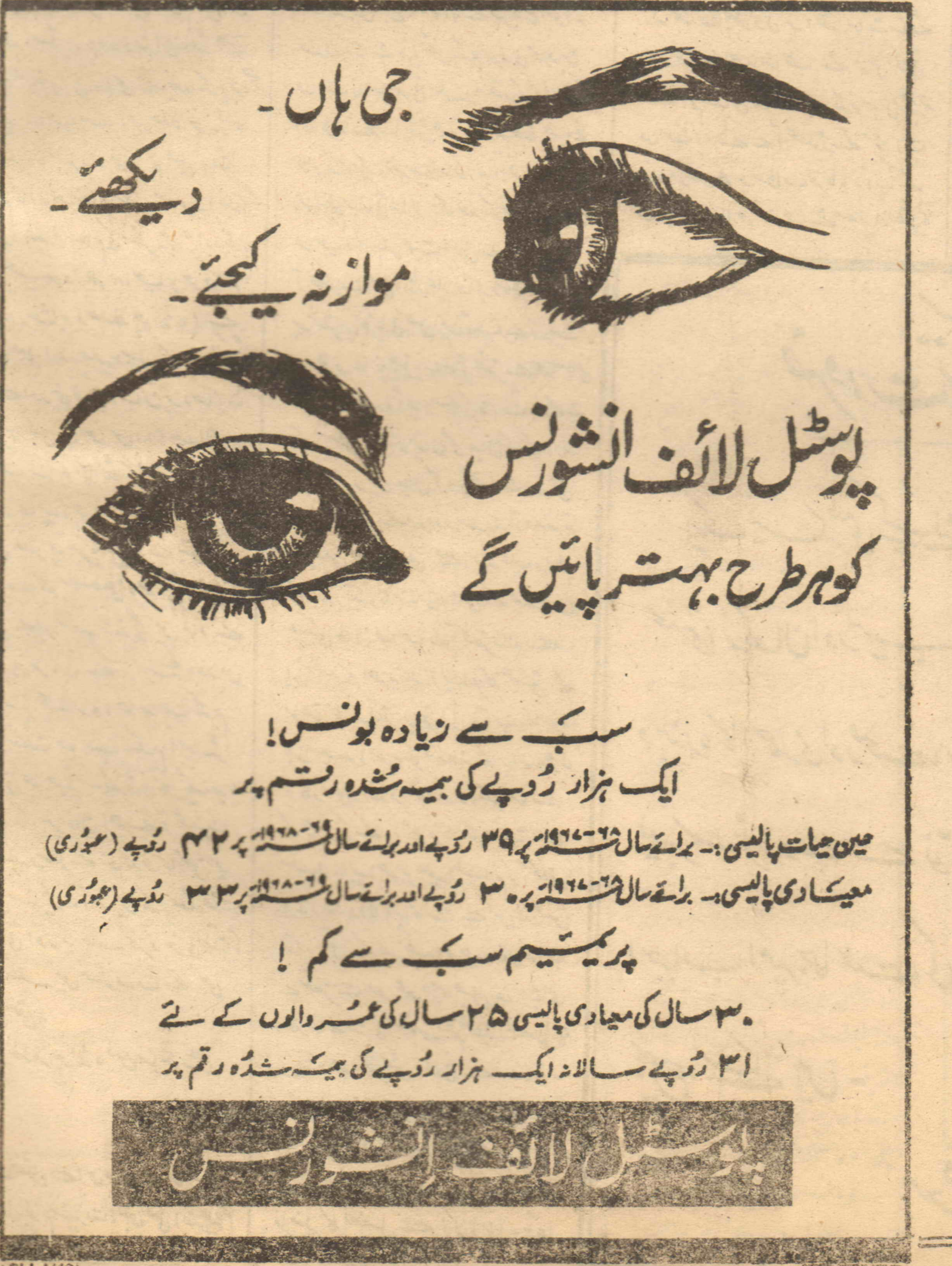

مجالس خدام الاحمدیہ ۳ تا ۱۰ احسان ہفتہ وصولی منائیں

لائحہ عمل کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ ماہ جون میں ہفتہ وصولی منا رہی ہیں قائدین اضلاع و علاقہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ذاتی طور پر یا اپنے نمائندگان کے ذریعہ مجالس کا دورہ کریں بنا بریں مقامی خصوصاً دیہاتی مجالس کے قائدین اگر پر خلوص کوشش کریں تو بجٹ کا اکثر حصہ وصول ہو سکتا ہے۔ خدام بھائیوں کو چاہیئے کہ جملہ عہدیداران سے تعاون کریں اور گزشتہ مہینوں کے بقایاجات ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان سے جن طلباء و طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے اور جنہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ دیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو ان کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص انعامات سے نوازے۔ آمین۔

۶۔ عزیز محمد صدیق صاحب مجاہد کنجاہ ضلع گجرات — ۴ — ۰۰ روپے
۷۔ عزیز منظور احمد صاحب چک ۸۴ ج ب ضلع لائل پور — ۲ — ۰۰ "
۸۔ بچگان مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ — ۱۰ — ۰۰ "
۹۔ عزیزہ سلمیٰ آفتاب صاحبہ ایم بی بی ایس کراچی — ۵۰ — ۰۰ "
۱۰۔ بچگان مکرم خواجہ محمد امین صاحب امر ضلع سیالکوٹ۔ — ۱۰ — ۰۰ "

دیگر طلباء و طالبات کو بھی چاہیئے کہ اپنی کامیابی پر اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم ملک منور احمد جاوید فائد ضلع لاہور کو بروز بدھ ۲۸/۵/۶۹ پہلی بچی عطا فرمائی ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں بچی کے وجود کو باعث صد ہزار برکت بنائے بچی محترم حضرت ڈاکٹر ظفر حسنؓ صاحب کی پڑپوتی اور محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس کی پڑنواسی ہے۔

(ملک مظفر احمد شیزان الحنیث گنج مغلپورہ لاہور)

مجالس خدام الاحمدیہ

ماہ ہجرت (مئی) کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ ہجرت ختم ہو چکا ہے۔ بہت سی مجالس نے اس ماہ کا چندہ تا حال مرکز میں نہیں بھجوایا۔ حالانکہ دستور کے مطابق ہر ماہ کی بیس تاریخ تک چندہ مرکز کو ارسال ہو جانا چاہیئے۔

قائدین سے درخواست ہے کہ وہ وصول شدہ چندہ جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

عزیزم نصرت احمد پسر چوہدری افضل احمد صاحب پٹواری دارالنصر غربی ربوہ کی کچھ دنوں سے صحت علیل ہے احباب کرام صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

۱۰ روپے والے انعامی بانڈوں کے ہر سلسلہ پر
۱۲۰
انعامات

۵ روپے والے انعامی بانڈوں کے ہر سلسلہ پر
۱۲۸
انعامات

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیجئے۔ انعامی بانڈ آپ کے لئے دوہری مسرت فراہم کرتا ہے۔

بچت کی بچت — انعام کا انعام

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے
منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

بچت کیجئے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹریٹ نیشنل سیونگز — اسلام آباد

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں

اِسلام نے حصولِ قربِ الٰہی اور وصالِ الٰہی کا تصوّر ہی بیان نہیں کیا

بلکہ

اس نے وہ رستہ بھی بتایا ہے جس پر چل کر انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"پھر اِس آیت کے ذریعہ تمام غیر مذاہب کے پیروؤں کو بھی یہ مژدہ سُنایا گیا ہے کہ اگر مذاہب کے اختلاف کو دیکھ کر اُن کے دلوں میں سچے مذہب کی جستجو کا احساس پیدا ہو۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے حضور دعاؤں اور گریہ وزاری سے کام لیں تو لقیناً اللہ تعالےٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے گا۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں ان پر سچائی کے رستہ کا انکشاف فرما دے گا ....

پھر اِس آیت میں مومنوں کو بھی یہ عظیم الشان بشارت دی گئی ہے کہ اگر وہ سچے دِل سے کوشش کرتے ہیں کہ انہیں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو تو اللہ تعالےٰ اُن کو اپنے قرب کے غیر متناہی رستوں پر چلاتا چلا جائے گا۔ اور اُن کے دامن کو گوہرِ مقصود سے بھر دے گا۔ اور انہیں اپنے الہام اور کلام سے مشرف فرمائے گا۔ اسی امر کی طرف میری ایک رؤیا بھی اشارہ کرتی ہے جو کچھ عرصہ ہوا میں نے دیکھی۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اور میں انہیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ مختلف مذاہب میں جو اللہ تعالےٰ کا تصوّر پایا جاتا ہے وہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ پہلے میں نے بدھ مذہب میں جو خدا تعالےٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ ان کے سامنے بیان کیا اور اس پر ایک تقریر کی۔ صبح کے وقت جب میں نے اس رؤیا پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ کے تصور کے الفاظ اختصاراً بولے گئے ہیں ورنہ اس سے مراد خدا تعالےٰ سے ملنے کا تصور تھا۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے جو تقریر کی وہ یہ تھی کہ دیکھو مچھلی پانی میں رہتی ہے لیکن اس پانی پر جو سورج کی شعاعیں گرتی ہیں یا دریا میں بہنے والی ریت کے ذرّات سے جو چمک پیدا ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ مچھلی پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ اس پر چانے پڑ جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ چانے اس لئے ہوتے ہیں کہ دیر تک اس پر ریت کی چمک اور سورج کی شعاعوں کا اثر ہوتا رہتا ہے۔ اور آخر اس کے جسم پر بھی ویسی ہی چمک آ جاتی ہے۔ اگر سنہری ریت ہو تو یہ چانے سنہری بن جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی مچھلیوں پر میں نے خود سنہری رنگ کے چانے دیکھے ہیں بلکہ بعض دفعہ اُن پر سات سات آٹھ آٹھ رنگ کے چانے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ تو ایسے نیلے رنگ کا چانہ ہوتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ فیروزہ رکھا ہے پھر میں کہتا ہوں کہ دیکھو جسم جو ایک کثیف چیز ہے اگر اس اتصال کے نتیجہ میں دوسری چیزوں کا اثر قبول کر لیتا ہے تو روح جو ایک نہایت ہی لطیف چیز ہے وہ کیوں اثر قبول نہیں کرے گی۔ پھر میں دوسرے مذاہب پر اسلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ دیکھو بدھ مذہب نے صرف یہ بتایا ہے کہ خدا تعالےٰ سے اتصال پیدا ہو سکتا ہے مگر اتصال پیدا کرنے کا طریق اس نے نہیں بتایا اور جو بتایا ہے وہ اتنا لمبا ہے کہ انسان کے لئے اس پر عمل ممکن نہیں وہ کہتے ہیں کہ بدھ ساٹھ سال تک اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ایک جنگل میں بانس کے درخت کے نیچے بیٹھا اور خدا تعالےٰ کی عبادت اور ذکرِ الٰہی میں اتنا محو ہوا کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا جو اس کے جسم کو چیرتا ہوا سر سے نکل گیا اور اُسے پتہ تک نہ لگا۔ اب یہ ایک لایعنی سی بات ہے جسے عقل قبول نہیں کر سکتی۔ لیکن اسلام نے نہ صرف وصالِ الٰہی کا تصوّر بیان کیا ہے بلکہ وہ رستہ بھی بتایا ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

تفسیر کبیر
(سورۃ عنکبوت صفحہ ۳۸۳-۳۸۴)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

دفتر خارجہ کے ترجمان کا بیان

(اسلام آباد ۶ر جون۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ پاکستان کا تعاون صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب دونوں ملکوں کے درمیان کشمیر سمیت تمام تنازعات کا منصفانہ طور پر تصفیہ ہو جائے انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بھارت ایک طرف پاکستان سے تمام معاملات پر تصفیہ کرنے کا پروپیگنڈہ کرتا ہے اور دوسری طرف اس نے یہ رٹ لگا رکھی ہے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے وزارت خارجہ کے ترجمان نے یہ بات بھارتی وزیر خارجہ مسٹر دنیش سنگھ کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بھارت کشمیر دے کر پاکستان سے دوستی نہیں کرنا چاہتا۔

ترجمان نے کہا کہ بھارتی لیڈروں کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان جھگڑے ختم کرنے اور کشیدگی کی بنیادی وجوہات دور کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا رویہ متنازعہ مسائل کے بارے میں ہمیشہ ہی سخت اور ہٹ دھرمی کا رہا ہے لیکن سب بھارتی وہ پروپیگنڈہ کر رہا ہے کہ وہ پاکستان سے تمام جھگڑے نمٹانے کے لئے تیار ہے۔ مغربی دارالحکومت میں سفارتی مبصرین نے کہا ہے کہ بھارت کو جکارتہ میں ... پر یہ چاہتا ہے کہ پاکستان سے باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے بات چیت نہ کرے۔

اندور میں ہندو مسلم فساد

نئی دہلی ۶ر جون۔ بھارت کے صوبہ مدھیہ پردیش کے شہر اندور میں فرقہ وارانہ فساد کے دوران ہلاک ہونے والوں کی تعداد دس ہو گئی ہے یہ فساد پرسوں ہوا تھا تاہم کل بھی شہر میں زبردست کشیدگی موجود رہی جس کی وجہ سے کرفیو میں مزید ۴۸ گھنٹے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ فوج شہر میں گشت کر رہی ہے فساد میں ملوث ہونے کے الزام میں اب تک پانچ سو افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں آل انڈیا ریڈیو کے مطابق فساد کا آغاز ہیر کو دو پہلوانوں کی کشتی سے ہوا۔ ایک فرقہ کے پہلوان نے دوسرے فرقہ کے پہلوان کو پچھاڑ دیا جس پر ہارنے والے پہلوان کے حامی مشتعل ہو گئے اور انہوں نے جیتنے والے پہلوان کے حامیوں پر حملہ بول دیا۔ اس پر فریقین کے درمیان باقاعدہ لڑائی چھڑ گئی انہوں نے ایک دوسرے کے مکانوں اور دکانوں کو آگ لگانا شروع کر دی۔ فساد کے پہلے روز ۶ افراد ہلاک اور ڈیڑھ سو زخمی ہوئے۔ ۹۰ سے زیادہ مکانوں کو آگ لگا دی گئی بعد میں مزید چار آدمی چل بسے۔ زیادہ نقصان اقلیتی فرقہ یعنی مسلمانوں کا ہوا۔

آندھرا پردیش میں ۳۸ افراد ہلاک

نئی دہلی ۶ر جون۔ آندھرا پردیش میں تلنگانہ کا صوبہ الگ بنانے کے حق میں کل بھی زبردست مظاہرے ہوئے۔ حیدرآباد سکندرآباد اور وارنگل میں کرفیو اور فوج کے گشت کے باوجود تشدد اور آتشزنی کی وارداتیں ہوئیں۔

فوج کی فائرنگ سے ۸ افراد ہلاک

اور ۱۵ زخمی ہو گئے اس طرح تینوں شہروں میں پولیس اور فوج کی فائرنگ سے مرنے والوں کی تعداد ۳۸ ہو گئی ہے۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے کل اچانک حیدرآباد پہنچیں اور انہوں نے تلنگانہ لیڈروں ...

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک عرصہ سے عارضہ قلب بیمار ہیں دوسری مرتبہ شدید حملہ ہونے پر ایک ماہ سے زائد عرصہ ہوا میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں پیشاب میں خون آ رہا ہے کمزوری بے حد ہو گئی ہے وہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(منظور احمد خان ربوہ)

سے افہام و تفہیم بحال کرانے کے۔ یہ بات چین کی دنیا عظیم اپنے مشن میں ناکام ہو گئیں اور قیام امن کی اپیل کرنے کے بعد واپس نئی دہلی پہنچیں جہاں سے افغانستان کے ۵ روزہ دورے پر کابل روانہ ہو گئیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲